بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وبہ نستعین

اداریہ

رفع العلم برفع العلماء

گزشتہ دنوں یکے بعد دیگرے تیزی کے ساتھ تین صاحبانِ علم کا دنیا چھوڑ کر عقبی کو اختیار کرلینا جبکہ اہل دنیا کے نزدیک دنیا میں ابھی ان کی شدید ضرورت تھی ایک عظیم المیہ ہے، مگر جینا و مرنا کسی کے ذاتی اختیار میں نہیں، اور یہ بھی خالق ہی بہتر جانتا ہے کہ اسے اپنی کس مخلوق کو کتنا عرصہ زمین پر رکھ کر اس سے کام لینا ہے......شمال مغربی سرحدی صوبہ اور اس کے گردو نواح میں آباد علماء کے خاندانوں کا اجڑ جانا، خانقاہوں کا تباہ کیا جانا، اہل علم وتقوی پر مظالم کا ڈھایا جانا، اور علمی خانوادوں کا بکھر جانا اس صدی کا ایک بہت بڑا سانحہ ہے، حدیث شریف میں ہے:

..........قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان مثل العلماء في الارض كمثل النجوم في السماء يهتدى بها في ظلمات البر والبحر فاذا انطمست النجوم اوشك ان تضل الهداة (رواه احمد)

کہ علماء کی مثال دنیا میں ایسے ہے جیسے آسمان میں ستارے، کہ ان سے بحر وبر کے اندھیروں میں رہنمائی لی جاتی ہے اور جب ستارے چھپ جاتے ہیں تو لوگوں کے بھٹک جانے کا اندیشہ ہوتا ہے......گزشتہ دنوں جن تین معروف اہل علم کا انتقال ہوا ان میں ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی صاحب رحمہ اللہ تعالی کی وفات حسرت آیات، اور شہادت بہت گہرے زخم چھوڑ گئی ہے جو جلد مندمل ہونے والے نہیں،......................قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:

موت العالم ثلمة في الاسلام لاتسد ما اختلف الليل والنهار......(کنز العمال)

حضور ﷺ نے فرمایا عالم کی موت سے اسلام میں سوراخ ہوجاتا ہے جو وقت کے گزرنے سے پر نہیں ہوتا..........

راقم کے لئے یہ صدمہ تو بڑا ہی جانکاہ ہے، کہ ان سے تعلق ان کے والد گرامی حضرت علامہ مفتی محمد حسین نعیمی رحمۃ اللہ علیہ کے زمانے کا تھا اور وہی اس رابطے وتعلق کا شفیق وکریم ذریعہ

علم وفن میں حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا کوئی ثانی نہیں۔ (محدث ابوزرعہ)

بنے تھے ...... یہ اس وقت کی بات ہے جب ہم نے انجمن طلبہ مدارس عربیہ کی بنیاد رکھی تھی ...... جامعہ نعیمیہ لاہور کے طلبہ کی اس انجمن میں شمولیت کے لئے ہم کراچی سے لاہور گئے تھے اور مفتی محمد حسین نعیمی رحمۃ اللہ علیہ، نے کمال شفقت سے ہمیں خوش آمدید فرمایا تھا......اور لاہور میں انجمن کے دفتر کے قیام کے سلسلہ میں ہمیں مولانا محمد سرفراز نعیمی صاحب سے ملوایا تھا......

مجلّہ فقہ اسلامی کے سلسلہ میں انہوں نے ہمیشہ حوصلہ افزائی کی ......اس کے مضامین کی تعریف اس طرح کی کہ اپنے تلامذہ اور متعلقین کو یہ مجلّہ جاری کروانے اور اس کا مطالعہ کرنے کی تاکید فرماتے ......کبھی کبھی ہمارے اداریوں کی داد میں فون کرتے اور مفید مشوروں سے سرفراز فرماتے...... تنظیم المدارس اہل سنت کے لئے ان کی خدمات بلاشبہ بے مثل و بے مثال ہیں ......وہ ایک درویش منش انسان اور ایک بے باک و جری قائد وخطیب تھے......ملنساری، عاجزی وانکساری، اور اہل علم کے سامنے سراپائے خاکساری ان کی خاص شان تھی......

ہر انتقال کرنے والے کی بخشش ومغفرت کی دعاء کا ہمیں حکم ہے، ورنہ وہ عباداللہ کے اس زمرے میں شامل ہیں جن کے لئے بخشش کی بشارت موجود ہے......

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

............یقول عزوجل للعلماء یوم القیامۃ اذا قعد علی کرسیہ لفصل عبادہ ان لم اجعل علمی وحلمی فیکم الا وانا ارید ان اغفرلکم علی ما فیکم ولا ابالی (رواہ الطبرانی)..........

شفیع مکرم شافع محشر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت کے روز جب اللہ تعالیٰ لوگوں کے فیصلے فرمانے کیلئے اپنی کرسی پر جلوہ گر ہوگا تو علماء سے فرمائے گا کہ میں نے تم میں اپنا علم وحلم اسی لئے رکھا تھا کہ تمہاری لغزشوں کی پرواہ کئے بغیر تمہیں بخش دوں......

طبرانی کی ایک روایت میں ہے کہ:

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

............یبعث اللہ العباد یوم القیامۃ ثم یمیز العلماء فیقول یا معشر العلماء انی لم اضع فیکم علمی لاعذبکم اذھبوا فقد غفرت لکم (رواہ الطبرانی)

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ تمام لوگ فقہ میں امام ابوحنیفہ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کے پروردہ ہیں۔